Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل لاہور

(پاکستان)

شرح چندہ

سالانہ چندہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۴ ؍؍
سہ ماہی ۷-۰ ؍؍
ماہوار ۲½

یوم شنبہ

۲۶ جمادی الثانی ۱۳۶۹ھ قیمت ١ ؍

جلد ۳۸/۴ | ۱۵ شہادت ۱۳۲۹ ش | ۱۵ اپریل ۱۹۵۰ء | نمبر ۸۹

سندھ اور پنجاب کی اسمبلیوں میں مسلمانوں کیلئے مزید نمائندگی

کراچی ۱۴ اپریل - آج پاکستان دستور ساز اسمبلی نے غیر معین عرصہ کے لئے اپنا اجلاس ملتوی کرنے سے پہلے ایک بل پاس کیا - جس کی رو سے سندھ اور پنجاب کی مجالس قانون ساز میں مسلمانوں کو مزید نمائندگی دی گئی ہے - سندھ کو اس قانون کی رو سے چار مزید نشستیں اور پنجاب کو علاقہ ڈیرہ غازی خان کے لئے ایک مزید نشست دی گئی ہے - ان کے ملانے سے سندھ اسمبلی میں کل ۶۰ اور پنجاب کی نشستیں ۱۹۶ کی بجائے ۱۹۷ ہو گئی ہیں - تمام ایوان نے ان نشستوں کو پر کرنے کے سلسلے میں مسٹر کھوڑو کی یہ تجویز منظور کر لی - کہ ان کے لئے ایسے لوگوں میں سے نمائندے لئے جائیں - جو سندھ میں یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء سے پہلے مستقل طور پر مقیم ہوں - لیکن مسٹر محمود حسین کی تقریر پر اس تجویز کو رد کر دیا گیا - کہ صرف انہی ارکان میں سے یہ لگ لئے جائیں - جو پہلے اپنی اپنی جگہوں پر ایم ایل - اے تھے - آپ نے کہا - در اصل سندھ میں لوگ بھارت کے مختلف علاقوں سے آئے ہیں - مثال کے طور پر راجپوتانہ اور اس کی ریاستوں سے بھی - جہاں کوئی مجالس قانون ساز نہیں تھیں - اور اگر اس تجویز پر عمل کیا گیا - تو سارے مہاجرین کو نمائندگی نہیں مل سکے گی - انتخابات والی تجویز اس لئے معقول نہیں کہ پنجاب کی طرح سندھ کو بھی دو سال تک کا انتظار کرنا پڑ جائے گا - اور ویسے بھی ان کے لئے مسلم لیگ ہی پھر ارکان نامزد کرتی - اور اب بھی مسلم لیگ ہی نے یہ بل منظور کرایا ہے - اور ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے -

اخبار احمدیہ

اخبار احمدیہ :- لاہور ۱۴ اپریل بیگم نواب صاحب کی طبیعت آج خدا کے فضل سے اچھی ہے - الحمدللہ

کامل تعاون کا یقین :- کراچی ۱۴ اپریل - پاکستان کے اخبار نویسوں کی کانفرنس اور سندھ یونین آف جرنلسٹس نے اپنی غیر معمولی قراردادوں کے ذریعے لارڈ وزیر اعظم کے معاہدے سے کما حقہ تعاون کا یقین دلایا ہے -

دھان اور چاول کی نقل و حرکت سے تمام پابندیاں اٹھائی گئیں

لاہور ۱۴ اپریل - پنجاب نے فوری طور سے چاول کے کنٹرول شدہ علاقہ جات منٹگمری - لاہور - شیخوپورہ گوجرانوالہ - سیالکوٹ اور گجرات سے دھان اور چاول کی نقل و حرکت سے متعلق تمام پابندیاں ہٹا لی ہیں - آئندہ چاول اور دھان کی نقل و حرکت تمام صوبے میں ریلوے یا ٹی شیشنوں سے چلنے والی گاڑیوں یا دیگر ذرائع سے خوراک کے کسی بھی قانون کے تحت جرم نہ ہو گی - البتہ ہندوستانی سرحد کے ساتھ ساتھ دس میل کے رقبہ میں یہ پابندیاں بدستور قائم رہیں گی - ان پابندیوں کے ہٹنے کے سبب چاول آئندہ راشن شدہ جنس نہ رہے گی -

مختصر لیکن اہم

واشنگٹن ۱۴ اپریل - خوراک اور زراعت کی بین الاقوامی انجمن نے پاکستان کی زرعی اور آبپاشی وغیرہ کی امداد کے لئے ۴ ماہرین کو مقرر کیا ہے - ان میں سے دو امریکی ہیں -

— لندن ۱۴ اپریل معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ نے گزشتہ سال ڈالر کے خرچ کو کم کرنے کے سلسلے میں سٹرلنگ کے علاقوں کے ساتھ جو معاہدہ کیا تھا - اس میں ایک سال کی توسیع کی درخواست کی ہے -

— جکارتا ۱۴ اپریل - انڈونیشیا کی وفاقی حکومت کے وزیر دفاع نے آج بتایا - کہ مشرقی انڈونیشیا میں باغیوں کے لیڈر کیپٹن عبد العزیز آج بذریعہ ہوائی جہاز مکاسر سے جکارتا کے لئے روانہ ہو گئے ہیں - یاد رہے کل صدر سکارنو نے فوجی کارروائی کا حکم دے دیا تھا -

— لاہور ۱۴ اپریل - حکومت پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع کے مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۵۰ء سے ڈسٹرکٹ کی رقبہ جات اسلامی منڈی ملتان اور لائلپور گندم کی فروخت کے لئے نرخ دس روپے چھ آنے فی من کی بجائے ۹ روپے ۱۴ آنے فی من مقرر کئے ہیں - حکومت اپنے ذخائر کے لئے ۹ روپے فی من کے حساب سے گندم خریدے گی -

— قاہرہ ۱۴ اپریل - ایک خبر کے مطابق مصر اور جاپان کو ۸ لاکھ ڈالر کا چاول بھیجے گا -

مسٹر ڈکسن کے تقرر کا خیر مقدم

مظفر آباد ۱۴ اپریل - آزاد کشمیر حکومت کے صدر سردار محمد ابراہیم نے کشمیر میں مجلس اقوام کے نمائندہ سر اوون ڈکسن کے تقرر کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس بات کا اظہار کیا ہے - کہ آپ کا تقرر اصل مسئلہ استصواب کی انجام دہی کے لئے نہایت اہم ہے -

وزیر خارجہ کی مراجعت

لندن ۱۴ اپریل - خیال ہے کہ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان اگلے ہفتے لیک سکسیس سے لندن آ جائیں گے - اور وہاں چند دن قیام کے بعد کراچی کو روانہ ہو جائیں گے -

جلد از جلد کشمیر پہنچو!

لیک سکسیس ۱۴ اپریل - سلامتی کونسل کے صدر محمود فوزی بے نے سر اوون ڈکسن کو تاکید کی ہے - کہ وہ جلد از جلد کشمیر میں جا کر اقوام متحدہ کی طرف سے اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کا چارج لے لیں - اس سے پہلے نیو یارک سے ایک اطلاع مظہر ہے - کہ سر اوون ڈکسن پہلے ایک ہفتہ تک نیو یارک میں قیام کریں گے - اس کے بعد پاکستان و بھارت کے برصغیر کو روانہ ہو جائیں گے - سر اوون ڈکسن کو خوب کے انخلاء میں امداد کے لئے کئی فوجی افسر دیئے جائیں گے -

— لاہور ۱۴ اپریل - معلوم ہوا ہے - کہ پنجاب کے لیگل ریمیمبرنسر شیخ صفی کو لاہور ہائی کورٹ کا ایڈیشنل جج مقرر کیا گیا ہے -

بھارت حکومت سے تعاون کی اپیل

نئی دہلی ۱۴ اپریل - آج بھارت کے صدر مسٹر راجندر پرشاد اور بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے بھارت عوام سے اپیل کی ہے - کہ وہ معاہدے کو کامیاب بنانے کے لئے حکومت کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں - پنڈت نہرو نے آج ایک جلسۂ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا - اس معاہدہ نے دونوں ملکوں کو ایک بہت بڑے خطرے سے بچا لیا ہے - آپ نے یہ بھی کہا - کہ سمجھوتے سے اختلاف کی بنا پر بنگال کے وزیروں مسٹر نیوگی اور مسٹر مکرجی نے جو استعفے دیئے ہیں - میں نے ان پر زور دیا ہے - کہ وہ اس موقعہ پر اپنے استعفوں پر دوبارہ غور کریں -

پاک ہند تجارتی گفتگو

کراچی ۱۴ اپریل معلوم ہوا ہے - کہ پاکستان میں بھارت میں دوبارہ تجارتی امکانات پر غور کرنے کے لئے کراچی کو اگلے بدھ کو ایک مشترکہ کانفرنس ہو رہی ہے - اور مزید دو دن تک جاری رہے گی - پاکستانی وفد کے لیڈر سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی ہوں گے - اور بھارتی وفد کے لیڈر وزارت تجارت کے رکن مسٹر سی - سی ڈیسائی ہوں گے -

۸ ہزار نہیں دو لاکھ!

کراچی ۱۴ اپریل - آج حکومت پاکستان کے ایک اعلان میں ان اعداد و شمار کو غلط بتایا گیا ہے جو بھارت کے وزیر اعظم مسٹر موہن لال سکسینہ نے پاکستان میں بھارت سے آنے والے مہاجرین کے متعلق ایوان کو بتلائے - اعلان میں کہا گیا کہ اُن کی بتائی ہوئی تعداد ۸۰۰۰ بالکل غلط ہے - ادھر آ کر مستقل طور پر بسنے والوں کی تعداد دو لاکھ سے بھی زائد ہے - ابھی اس تعداد میں وہ لوگ شامل نہیں ہیں - جو مغربی پاکستان میں بغیر پرمٹ کے آ گئے یا مشرقی پاکستان میں بلا پرمٹ مغربی بنگال سے آ گئے -

جعلی ایجنٹوں سے بچو!

کراچی ۱۴ اپریل - آج حکومت پاکستان کے ایک اعلان میں عوام میں مطلع کیا گیا ہے کہ حکومت نے حاجیوں کے لئے کوئی فارم مخصوص کیا ہے - نہ پیشگی کرائے وصول کرنے کے لئے کسی کو اجازت دی ہے - اس لئے جو ایجنٹ حج کے زائرین سے کسی فارم پر دستخط کروا کر پیشگی کرائے وصول کر رہے ہیں - وہ جعلی ہیں - ان سے خبردار رہیے -

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے کو اپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر دفتر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور
۱۵ اپریل ۱۹۵۰ء

اقامت دین

انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ جو ہدایت بھیجتا ہے اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ یہ تقسیم کوئی خود ساختہ نہیں ہے۔ بلکہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ ایک حصہ دین یعنی شریعت پر مشتمل ہے۔ اور دوسرے حصہ کو ہم قیام دین یا قیام شریعت کہہ سکتے ہیں۔ پہلا حصہ تو صاف ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت لانے والے انبیاء علیہم السلام کی تعداد بہت محدود ہے۔ بعض لوگ کتاب کو ہی شریعت سمجھتے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ صحیح نہیں ہے۔ لیکن شریعت لانے والے انبیاء علیہم السلام دوسری قسم کی ہدایت بھی ضرور لاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ شریعت لانے بغیر ایک نبی نبی کہلا سکتا ہے۔ اور جو انبیاء علیہم السلام شریعت نہیں لاتے۔ وہ بھی تو ضرور آتے ہیں۔ مگر ان کا درجہ صاحبان شریعت انبیاء علیہم السلام سے کم ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں جو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ کہ تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض۔ یہ رسول ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ ایک وجہ فضیلت صاحب شریعت ہونا بھی ہے۔ جہاں تک قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کوئی صاحب شریعت نبی اب نہیں آیا جو قیام دین اور اشاعت و تبلیغ شریعت کے لئے بھی کھڑا نہ ہوا ہو۔ لیکن ایسے انبیاء کی مثالیں جو شریعت نہیں لائے۔ بلکہ پہلی شریعت کے قیام کے لئے ہی تشریف لائے قرآن کریم میں بہت ملتی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج میں نے تمہارے واسطے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے۔ اور اپنی نعمت کا تم پر اتمام کر دیا ہے۔ اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔

اس آیہ کریمہ کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مکمل دین ارسال فرما دیا ہے۔ اب اس میں کسی طرح کی افزائش کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔ انسانی حیات کے ارتقاء کے لئے پورا لائحہ بتا دیا گیا ہے۔

خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دوسرے تمام تشریعی اور غیر تشریعی انبیاء علیہم السلام پر اس لئے بھی فضیلت ہے۔ کہ آپ کے ذریعہ سے مکمل لائحہ حیات انسان کو بخشا گیا ہے۔ پہلے شریعت لانے والے انبیاء مقامی اور زمانی لحاظ سے محدود شریعت لاتے رہے ہیں۔ لیکن آپ کی شریعت کافۃ الناس اور قیامت تک کے لئے ہے۔ اب قیامت تک کسی ملک میں بھی نیا دین یا نئی شریعت نہیں آسکتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک عظیم الشان فضیلت ہے جو آپ کو دوسرے انبیاء علیہم السلام پر ہے۔ خواہ وہ صاحب شریعت ہوں یا بغیر شریعت کے ہوں۔ کیونکہ جیسا کہ ہم اوپر عرض کر چکے ہیں صاحب شریعت نبی کو غیر تشریعی نبی پر صرف شریعت کی وجہ سے بھی ایک گونہ فضیلت ہوتی ہے۔

یہ تو ہدایت کا ایک حصہ ہے جو ختمی مآب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ پورا ہو چکا ہے۔ اور غور کیا جائے۔ تو یہ بات عقل کے قرین بھی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دنیا انسانیت کے ایسے ارتقائی مرحلہ پر پہنچ چکی تھی کہ وہ دین کی پوری پوری ماہیت کے سمجھنے کے قابل ہو گئی تھی۔ یہ حقیقت تاریخی شہادت سے واضح ہوتی ہے۔ اور یہ صرف مسلمان ہی نہیں کہتے۔ بلکہ غیر مسلم علماء نے بھی یہی فتوے دیا ہے۔ ایک مغربی عالم نے تو یہاں تک کہا ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) دنیائے جدید کے باپ ہیں۔

ہم یہاں زیادہ تفصیل میں نہیں جا سکتے لیکن اتنی بات تو ہر ایک انسان جس کو تاریخ عالم خاص کر تاریخ مذاہب کا کچھ بھی علم ہے مان سکتا ہے۔ کہ گو اسلام سے پہلے بعض بڑی بڑی مذہبی شخصیتیں اور دنیاوی دانشمند پیدا ہوتے رہے ہیں۔ لیکن ایک تو ان کا اثر مقامی رہا ہے۔ اور دوسرے کئی پہلوؤں سے ان میں ضعف اور کمیاں پائی جاتی ہیں۔ لیکن اسلام کے بعد تو دنیا بالکل ہی ایک جدید دور میں داخل ہو گئی ہے۔ مذہب واضح تر اور عقل پختہ تر ہوتی چلی گئی ہے۔

ہمارا مطلب یہ ہے کہ ختمی مآب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا کہ دنیا کو ایک مکمل لائحہ حیات عطا کر دیا جائے اب وہ اس قابل ہو گئی ہے۔ کہ وہ پورے دین کے تقاضوں کو سمجھ سکے۔

اس طرح دین تو بے شک مکمل ہو گیا ہے اب اس سے بہتر دین دنیا میں نہیں آسکتا۔ اس میں انسانی ارتقاء کی انتہائی منزل تک راہ نمائی اور ہدایت موجود کر دی گئی ہے۔ یہ بالکل درست ہے۔ اب کوئی نبی ایسا نہیں آسکتا۔ جو دین اسلام سے بہتر دین لائے۔ بس حد ہو گئی ہے۔

اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اسی انکتاب میں جس میں مکمل دین اس نے دنیا کو عطا فرمایا ہے بالوضاحت یہ بھی ارشاد فرما دیا کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

یعنی میں نے ذکر یعنی دین اسلام کو قرآن کریم میں نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت بھی کریں گے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ دین کی حفاظت کا کیا مطلب ہے۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ حفاظت کا صرف اتنا مطلب ہے کہ قرآن کریم مادی طور پر محفوظ ہو گیا ہے۔ یعنی حفاظ پیدا ہو گئے۔ یا مطبع کی ایجاد ہو گئی۔ اب قرآن کریم میں زیر و زبر کی تحریف و تبدیل کا احتمال نہیں رہا۔ بے شک یہ درست ہے کہ مادی طور پر بھی حفاظت ہو چکی ہے۔ لیکن کیا الٰہی شریعت کی حفاظت کا مطلب خاص طور پر جب اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ اپنے آپ پر لیا ہو بس اتنا ہی ہے؟ کیا صرف مادی طور پر قرآن کریم کو محفوظ کر دینے سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا تقاضا پورا ہو جاتا ہے؟

اگر ہم ذرا بھی غور کریں تو یہ بات سمجھنا مشکل نہیں کہ حفاظت قرآن کے معنے اتنے محدود نہیں ہو سکتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے صرف مادی حفاظت تک ہی ذمہ داری نہیں لی۔ بلکہ اس کی ذمہ داری کے حدود اس سے یقیناً وسیع تر ہیں۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے۔ جس سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت دوسرے انبیاء پر اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شریعت کے قیام اور اس کی اشاعت و تبلیغ کی بھی ذمہ داری اپنے آپ پر ڈالی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ چیز یعنی کامل دین تھا ہی اس شرف کے قابل کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف اس کی مادی حفاظت کا ذمہ لیتا۔ بلکہ اس کے قیام کا بھی ذمہ لیتا۔ یہ آخری شریعت تھی۔ اس کی وسعت پہلی شریعتوں سے مقامی اور زمانی لحاظ سے بہت زیادہ تھی۔ ایک طرف تو یہ مکمل لائحہ حیات تھا۔ اور دوسری طرف اسکو قیامت تک کے لئے کافی بنایا گیا تھا۔ ایسی اہم تعلیم ایسے اہم دین کا قیام و اشاعت محض تکوینی مصلحین پر نہیں چھوڑا جاسکتا تھا۔

پھر یہ بات بھی غور طلب ہے کہ مادی حفاظت کے ذرائع کی تو اللہ تعالیٰ نے کوئی خبر مخبر صادق کے ذریعہ بالوضاحت نہیں دی ہے۔ مگر معنوی حفاظت یعنی قیام و اشاعت دین کے لئے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت واضح پیشگوئیاں موجود ہیں۔ چنانچہ حدیث مجددین ہے۔ اور پھر الامام المہدی کی آمد کے متعلق صحیح احادیث بکثرت موجود ہیں۔ یہی نہیں بلکہ قرآن کریم میں بھی نہایت واضح ایسے اشارات موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف قرآن کریم کی مادی حفاظت کا ذمہ لیا۔ بلکہ قیام دین کا ذمہ بھی لیا۔ اور جہاں اللہ تعالیٰ قیام دین کا ذمہ لیتا ہے۔ تو اس کا طریق وہی ہے۔ جو قدیم سے وہ اختیار کرتا چلا آیا ہے۔ یعنی وہ اپنی ہدایت بھیجتا ہے۔ چونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر لحاظ سے کامل نبی تھے۔ جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے۔

ہر نبوت را بروشد اختتام

اس لئے اس نبوت کا بھی آپ پر کامل نزول ہوا تھا۔ یعنی قیام و اشاعت دین کے لئے جس الٰہی ہدایت کی ضرورت تھی۔ وہ آپ نے پوری پوری طرح اسپر عمل فرما کر دکھایا تھا۔ اور اپنی سنت قائم کر دی۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم

یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسول ہیں۔ آپ سے پہلے بہت سے رسول ہو گزرے ہیں۔ اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل ہو جائیں۔ تو کیا تم اپنی ایڑیوں پر واپس پھر جاؤ گے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ فوت ہو گئے آپ کے بعد خلفائے راشدین نے اللہ تعالیٰ کی براہ راست راہ نمائی سے قیام دین کا کام کیا پھر خلفائے راشدین کے بعد اللہ تعالیٰ کی براہ راست راہ نمائی سے مجددین اقامت دین فرماتے رہے۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مادی حیات مبارک بھی دائمی ہوتی۔ تو نہ خلفائے راشدین کی ضرورت ہوتی۔ اور نہ مجددین کی۔ انا لہ لحافظون کی ذمہ داری کے مطابق اللہ تعالیٰ نے قیام دین کا کام خلفائے راشدین اور مجددین سے لیا۔ مگر دنیا پر ایک ایسا زمانہ آنے والا تھا۔ جب شیطان اپنے پورے

[illegible] انا لہ لحافظون [illegible] (باقی)

(۲) ہتھیاروں سے دین پر حملہ آور ہونے والا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا علم تھا۔ اس لئے اس نے اس زمانہ کے پہلوان اسلام کی پہلے ہی خبر دے رکھی تھی۔ ضرور تھا کہ اللہ تعالیٰ اس زمانے کے امام کو اپنی پوری تائید کے اسلحہ سے مسلح کرتا۔ کیونکہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود)

احمدی مجاہدین کے ذریعہ قلب یورپ (سوئٹزرلینڈ) میں شجر اسلام کی آبیاری

تبلیغی جلسے۔ تربیتی اجتماعات۔ شاہ لیوپولڈ کے متعلق پیشگوئی کی اشاعت۔ تصنیف۔ نئی بیعتیں

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے انچارج سوئٹزرلینڈ مشن

اگر کوئی یورپین اب یہ سمجھے کہ وہ اسلام کے خلاف عرصہ دراز سے گھڑے جانے والے اعتراضات کے ذریعہ ہی اسلام کی ترقی کو ان ممالک میں روک سکتا ہے۔ تو وہ غلطی پر ہے اگر اس کا یہ خیال ہو کہ عیسائیت یا کوئی اور مذہب دنیا کی کایا کو پلٹ سکتا ہے۔ تو یہ طفل تسلی ہے۔ اگر وہ یہ کہے کہ قرآن کریم کی تعلیم موجودہ زمانہ کے مناسب حال نہیں۔ تو یہ اسکے نفس کا دھوکہ ہے۔ لیکن کتنے ہیں جو اپنے اس نفس کے دھوکہ کو اپنی طفل تسلی کو اور اپنی غلطی کو اعتراف کے رنگ میں قبول کریں گے۔ نہیں وہ الٹا ہم پر ہنستے ہیں۔ اور ہمیں دیوانہ اور مجنون قرار دیتے ہیں۔ بس یہی ایک معیار ہے۔ جو حق و باطل میں فرق کرے گا اگر ہم فی الواقعہ اپنے کام کی تکمیل کے لئے دیوانگی اور جنون کا رنگ پیدا کر لیں تو پھر ان عقل والوں کے دن گنتی کے رہ جائیں اس سلسلہ میں جو حقیر مساعی سرانجام دی جا رہی ہیں۔ ان کا ایک نقشہ ملاحظہ فرمائیے۔

چونتیسویں تبلیغی میٹنگ

زیورک سے باہر ایک شہر باڈن میں ۷ مارچ کو ایک تبلیغی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تقریر کا عنوان محمد صلے اللہ علیہ وسلم تھا۔ اس موضوع پر ایک مبسوط تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ پر روشنی ڈالی گئی۔ حاضرین جو طبقہ نوجوانان پر مشتمل تھے۔ بہت دلچسپی سے ان امور کو سنتے رہے۔ جو انہوں نے اپنی عمر میں پہلی بار سنے۔ بعد میں سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ تقدیر کے مسئلہ پر سوال کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ جو مفہوم قسمت کا آپ لوگ لیتے ہیں۔ اس کا کوئی ذکر تعلیم اسلام میں نہیں۔ خدا کا علم الگ چیز ہے وہ ہمیں کسی بات پر مجبور نہیں کرتا۔ پس ہم اپنے اعمال کے لئے خود ذمہ وار ہیں۔ اگر آپ لوگوں والا مفہوم صحیح ہو۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان نہ مختار ہے۔ اور نہ قابل انعام یا قابل گرفت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب حضور نے دعوے پیش کیا۔ تو کفار نے کبھی بھی یہ جواب نہ دیا۔ کہ اے محمد اگر ہماری قسمت میں اسلام قبول کرنا لکھا ہوگا تو ہم مسلمان ہو جائیں گے تجھے ہم پر زور دینے کی کیا ضرورت ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کی تعلیم تقدیر کے بارہ میں اس سے بہت مختلف ہے۔ جو یورپ میں مشہور کی گئی ہے۔ ایک صاحب نے پوچھا کہ کیا اسلام کے توسیع و اشاعت کے متعلق بھی کوئی ارادے اور سکیمیں ہیں۔ اسپر انہیں بتایا گیا کہ ہاں اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام ساری دنیا میں پھیلے گا۔ رواداری کے بارہ میں اسلامی تعلیم بیان کی گئی۔ قرآن کریم کے محفوظ ہونے کے متعلق سوال کا جواب دیا گیا۔ حاضرین نے شوق سے ہمارا لٹریچر مطالعہ کے لئے لیا۔

پینتیسویں تبلیغی میٹنگ

مورخہ ۱۴ مارچ کو زیورک میں تبلیغی اجلاس تھا موضوع تھا یو تو (U.N.O) اسلام میں" خاکسار نے اسلام کی تعلیم امن عالم کے بارہ میں پیش کی۔ جنگوں کی وجوہ اور ان کے ازالہ کے طریق جنگ کی شرائط بین الاقوامی امن کے قیام و برقراری کے متعلق مفصل اسلامی نظریہ پیش کیا۔ لیگ آف نیشنز اور یو۔ این۔ او کے نقائص کا ذکر کیا۔ اور اسلامی یو۔ این۔ او کا ڈھانچہ پیش کیا۔ خدا کے فضل سے یہ تقریر خاص دلچسپی سے سنی گئی۔ سوالات کے دوران میں ایک شخص نے پوچھا کہ اسلام دفاعی جنگ کی بھی کیوں اجازت دیتا ہے۔ انجیل کی تعلیم اس سے اعلےٰ ہے۔ خاکسار نے کہا کہ انجیل کی تعلیم نے کسی زمانہ میں بھی قیام امن میں مدد نہیں دی۔ اس کے برعکس اسلام کی تعلیم کے ذریعہ امن قائم ہوا اور قائم رہا۔ اسلام تو فطرت کی تعلیم ہے۔ اور یہ حقائق زمانہ کو تسلیم کرتی ہے۔ نہ یہ کہ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرکے بلی کے حملہ سے محفوظ ہو جانے کا خیال۔ ایک صاحب نے کہا کہ وہ تبلیغی مشنوں کے خلاف ہیں۔ ہر شخص کو اپنے اپنے ملک میں اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے۔ خاکسار نے کہا کہ شاید حضرت مسیح اس سنہری اصول سے واقف نہ تھے۔ تبھی تو آپ نے اپنی تعلیم کی تبلیغ کے لئے حواریوں کو تیار کیا ضمنی طور پر ہندوستان اور پاکستان کے حالات کا بھی ذکر کیا۔ اور خاکسار نے مقدس اور ابدی مرکز احمدیت قادیان کی داستان کو اختصار کے ساتھ موقعہ کی مناسبت کے لحاظ سے بیان کیا۔

ایک صاحب جو عرصہ سے ہمارے اجلاسوں میں شامل ہوتے ہیں انہوں نے کہا کہ اس بات کی وجہ سمجھ نہیں آئی۔ کہ لڑائیاں ہمیشہ عیسائی قوموں کے درمیان ہی ہوئی ہیں۔ نہ کہ مسلمان ممالک کے درمیان۔ آخر میں خاکسار نے بتایا کہ صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ جس کے ماننے والے اپنے ملک کی حکومت بھی مذہبی اصولوں پر قائم کر سکتے ہیں۔ نہ عیسائی ملک انجیل پر اپنی حکومت کی بنیاد رکھ سکتا ہے۔

چھتیسویں تبلیغی میٹنگ

مورخہ ۲۸ مارچ کو ماہ رواں کا تیسرا تبلیغی اجلاس منعقد ہوا مسیح موعود تقریر کا موضوع تھا۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح حیات اور حضور کی تعلیم کو بیان کیا۔ اور بتایا کہ حضور کی بعثت اسلام کی صداقت پر آسمانی شہادت ہے۔ اور مستقبل اسلام کے روشن ہونے پر دال۔ تقریر کے بعد سوالات کے جواب دیئے گئے۔ حاضرین میں سے بعض کے اقوال دلچسپی سے پڑھے جائیں گے۔ ایک صاحب Herr Defatsch نے کہا کہ عیسائی مذہب میں لاریب بہت سی خرابیاں واقع ہو چکی ہیں۔ ایک خاتون نے مسیح کے معجزات کا ذکر کیا اسپر ایک صاحب نے کہا ہمیں کیا فائدہ؟ ذرا سن ۱۹۳۲-۱۹۴۵ کے حالات کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہو کہ عیسائیت نے کیا اودھم مچایا۔ ایک صاحب Herr Zeier نے کہا کہ بائیبل اختلافات سے پر ہے۔ اگر آج عیسےٰ دوبارہ آ جائیں۔ اور بقول عیسائیوں کے اسلام کو دنیا سے مٹانا چاہیں تو وہ کوئی اچھے مسیح نہ ہوں گے۔ قرآن کی تعلیم اور عیسائیت میں یہ بڑا فرق ہے۔ کہ قرآن نے زندگی کے ہر شعبہ کا لحاظ رکھا ہے۔ اور مفید ہدایات دی ہیں۔ عیسائیت کی موجودہ حالت حد درجہ افسوسناک ہے نہ کوئی راہنما ہے اور نہ کوئی ہدایت۔ ہمیں اب اپنے مذہب کی کوئی نئی بنیاد تلاش کرنی چاہیئے۔ یا پھر محمدؐ کو قبول کر لینا چاہیئے۔ واضح رہے کہ ان صاحب نے اگلے مہینہ بیعت کر لی۔ جس کا ذکر آگے آئیگا)

شاہ لیوپولڈ آف بلجیم کے متعلق پیشگوئی کی اشاعت

ماہانہ پرچہ اسلام کا اپریل کا شمارہ تیار کیا گیا تھا "میں نے اسلام کو کیوں قبول کیا" کے سلسلہ مضامین میں دوسرا مضمون مسٹر بشیر احمد آرچرڈ کی طرف سے شائع کیا گیا۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کے ترجمہ کی دوسری قسط شائع کی گئی۔ یورپ میں اسلامی مشنوں کے متعلق ایک جرمن ایجنسی کے مضمون کے بعض حصص دیئے گئے۔ علاوہ ازیں شاہ لیوپولڈ سوئم آف بلجیم کے متعلق ایک مضمون لکھا گیا۔ جس میں Abdicated (تخت سے دستبردار) بادشاہ کی پیشگوئی کا ذکر کیا گیا۔ جو ۲۸ مئی سنہ ۱۹۴۰ء کو پوری ہوئی۔ اور صرف دو روز قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے شائع کی گئی تھی۔ پرچہ کی کاپیاں شاہ لیوپولڈ کو (جو آجکل سوئٹزرلینڈ میں ہیں) بعض وزرا کو نیز بلجیم کے نو بڑے اخبارات کو بھجوائی گئیں۔ سوئٹزرلینڈ میں بھی حسب دستور پرچہ شائع کیا گیا۔

تبلیغی ملاقاتیں

ایک صاحب Werner Naderer سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ عام رنگ میں اسلام کی اقتصادی تعلیم اور کمیونزم کا مقابلہ کیا۔ بعض تحریرات پڑھنے کے لئے دیں۔ ایک صاحب Herr Defatsch سے تین گھنٹے تک گفتگو ہوئی۔ یہ صاحب اسلام کی خوبیوں کے قائل ہو رہے ہیں۔ ایک صاحب Dr Schwarz آئے ان سے بعض امور پر گفتگو ہوئی بالخصوص کتاب احمدیت میں درج شدہ بعض مضامین پر۔ ایک روز ایک جرنلسٹ آئے۔ اور مشن کے حالات دریافت کرتے رہے۔ ایک روز دو افراد ملنے کے لئے آئے۔ بائبل میں اختلافات کی ایک فہرست انہیں دی گئی۔ کیونکہ وہ ایک پادری سے گفتگو کرنا چاہتے تھے۔ ایک سوئس نوجوان مسلمان وہابی خیالات کے Herr Roulet برن سے آئے۔ انہیں احمدیت کے متعلق لٹریچر دیا گیا۔ ایک روز ایک ترک صاحب اور ایک سوئس شخص ملنے آئے۔ ان سے بھی اسلام کے متعلق گفتگو ہوئی

نئی بیعتیں

خدا کے فضل سے ماہ مارچ میں دو نوجوانوں کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی: ایک صاحب Herr andre Bitzi ہیں جو بہت سی میٹنگوں میں شامل ہو چکے ہیں لمبے غور کے بعد اسلام قبول کر لیا۔ ان کا نام سعید رکھا گیا۔ خدا کے فضل"

(باقی صفحہ ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہجوروں کے پُرخلوص جذبات

سیّدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے نائیجیریا کے احمدی احباب کی والہانہ عقیدت

(اسٹاف رپورٹر سے)

نائیجیریا کے افریقن احمدی جہاں اس بات پر نازاں ہیں کہ انہیں خدا تعالیٰ نے احمدیت کی دولت سے نوازا کر ان کے سینوں کو نورِ ایمان سے منور کیا ہے وہاں اس بات کو وہ شدت سے محسوس کرتے ہیں کہ خلافت ثانیہ کا بابرکت زمانہ پانے کے باوجود وہ اپنے اولوالعزم آقا کی زیارت سے آج تک محروم ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اس مبارک ساعت کا منتظر ہے کہ جب انہیں اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کا شرف حاصل ہو۔ وہ اس امید سے سرشار ہیں کہ زندگی میں ایک مرتبہ ان کی یہ خواہش ضرور پوری ہو گی۔

مخفی تڑپ

نائیجیریا مشن کے مبلغ انچارج مکرم مولوی نور محمد نسیم صاحب سیفی بی۔اے نے جو آجکل پاکستان تشریف لائے ہوئے ہیں۔ گذشتہ دنوں ایک ملاقات کے دوران میں نائیجیریا کے افریقن احباب کے پُرخلوص جذبات کی نہایت اثرانگیز ترجمانی کی آپ نے ان کے اخلاص و عقیدت کے متعدد واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ وہ پاکستانی احمدیوں کی اس خوش بختی پر رشک کرتے ہیں کہ انہیں سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا قرب حاصل ہے اور انہیں حضور کے روح پرور ارشادات سننے اور ان پر فی الفور عمل پیرا ہونے کے مواقع میسر ہیں — میرے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مکرم سیفی صاحب نے فرمایا۔ خلیفۂ وقت کی زیارت سے شرفیاب ہونے کی جو مخفی تڑپ نائیجیریا کے ہر افریقن احمدی کے دل میں موجود ہے اس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں انہیں اپنے احمدی کہلانے پر فخر ہے وہاں وہ اپنی اس محرومی کو شدت سے محسوس کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی یہ امید بھی ہے کہ خدا وہ دن ضرور لائے گا کہ جب ان کی یہ دیرینہ خواہش پوری ہو گی۔ آپ نے مزید بتایا باوجود غربت کے وہ یہاں تک آمادہ ہیں کہ اگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ایک دفعہ ان کی اس خواہش کو منظور فرمالیں تو وہ حضور کی تشریف آوری کے سلسلے میں تمام اخراجات خود برداشت کریں گے۔

ہر تحریک پر لبیک

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے مکرم سیفی صاحب نے فرمایا ان کے ایمان اور اخلاص کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ مرکز کی ہر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ وقفِ زندگی کی تحریک پر انہوں نے جس طرح لبیک کہا ہے وہ قابلِ رشک ہے۔ بہت سے احباب نے اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے متعلق یہ نیت کی ہوئی ہے کہ وہ انہیں خدمتِ دین کے لئے وقف کر دیں گے۔ سو جس کسی نے بھی اس طرح اپنی اولاد وقف کی ہوئی ہے اس کی وہاں بہت تعظیم کی جاتی ہے اور وہ خود اس بات کا فخر سے ذکر کرتا ہے کہ اگر خود اس کو نہیں تو اس کی وقف شدہ اولاد کو سیدنا حضرت امیرالمومنین کی زیارت اور آپ کے احکامات کی براہ راست تعمیل کا شرف ضرور میسر آئے گا۔ آپ نے بتایا کہ جب میں سیدنا حضرت امیرالمومنین کی اجازت سے پاکستان کے لئے روانہ ہونے لگا تو کئی لوگوں نے بصد منت اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں ان کے وقف شدہ بچوں کو اپنے ہمراہ لیتا جاؤں۔ لیکن چھوٹی سی عمر میں انہیں اپنے والدین سے جدا کرنا مناسب نہ خیال کیا گیا اور ویسے بھی تعلیم چھڑوا کر انہیں ہمراہ لانا مستحسن نہ تھا۔

تبلیغ کا شوق

وہاں کے احمدی احباب کے جوشِ تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ وہ لوگ فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کو عین سعادت خیال کرتے ہیں اور اس راہ میں بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتے چنانچہ ایسی مثالیں موجود ہیں کہ ان میں سے بعض مخلصین نے دنیوی کاروبار پر خدمتِ دین کو ترجیح دی اور آرام و آسائش کی زندگی سے منہ موڑ کر روکھی سوکھی پر قناعت کرتے ہوئے دوسروں تک پیغامِ حق پہنچایا۔ ایک دوست مسٹر اے ڈبلیو ابوکر نے اپنے آبائی علاقے سے ساڑھے چار سو میل دور اگبور میں از خود ہی ایک مشن کی بنیاد ڈالی ہے اور اب وہاں وہ نہایت تندہی سے فریضہ تبلیغ بجا لانے میں مصروف ہیں وہ پنشنر ہیں اور اس خدمت کا جماعت یا مرکزی مشن سے کوئی معاوضہ نہیں لیتے۔ اسی طرح ایک اور دوست بخاری ڈاما ہیں وہ ٹیکس کلکٹر ہوتے تھے اور اپنے علاقے کی اسمبلی کے رکن بھی تھے۔ لیکن انہوں نے نہایت قلیل معاوضہ پر مرکزی مشن کی زیر ہدایت لوگوں تک پیغامِ حق پہنچانا منظور کر لیا ہے اور نہایت اخلاص کیساتھ اپنا فرض ادا کر رہے ہیں

مساجد کی تعداد

ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے مکرم سیفی صاحب نے بتایا کہ نائیجیریا میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی پندرہ مسجدیں ہیں ان میں سے کئی نہایت خوبصورت اور پختہ بنی ہوئی ہیں۔ وہاں دوستوں کی یہ دلی خواہش ہے کہ ہر مسجد کے ساتھ ایک مشن ہاؤس بھی ضرور ہو کہ جہاں مبلغ رہ سکے اور اس کی زیر ہدایت و زیر نگرانی وہ منظم طریق پر تبلیغ کے فرائض سے عہدہ برآ ہو سکیں۔ جہاں وہ ہر نئی مسجد کے ساتھ دارالتبلیغ کی عمارت ضرور تعمیر کرتے ہیں وہاں پہلے سے تعمیر شدہ مسجدوں کے ساتھ بھی دارالتبلیغ بنانے کی فکر میں ہیں۔ آپ نے کہا اس وقت وہاں تین مرکزی (سیفی صاحب قریشی محمد افضل صاحب سید احمد شاہ صاحب) اور چار لوکل مبلغ ہیں۔ ان کے بالمقابل جماعتوں اور مشنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لئے ہمارے مبلغین اکثر دوروں پر رہتے ہیں اور جگہ جگہ پہنچ کر تبلیغ و تربیت کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ وہاں کے لوگوں کی خواہش ہے کہ کم از کم مساجد کی تعداد کے برابر مبلغین کی تعداد ہو اور انہیں کم سے کم دورہ کرنا پڑے تا ایک جگہ جم کر پوری دلجمعی سے وہ تبلیغ کر سکیں

عیسائی مشنوں کی حالت

عیسائی مشنوں کی کارگذاری پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگرچہ ان کے مقابلے میں ہماری کوششیں آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔ لیکن جو اخلاص اور قربانی و ایثار ہمارے احباب میں پایا جاتا ہے وہ ان کے ہاں مفقود ہے۔ اور یہی چیز بالآخر ہماری کامیابی کی ضامن ہے۔ عیسائی مشن ہماری تبلیغی مساعی سے خائف تو ہیں لیکن ظاہرہ بے رخی سے کام لے کر یہ اثر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ گویا وہ ہماری مساعی کو خاطر میں نہیں لاتے۔

ہر دلعزیز وجود

ایک اور سوال کے جواب میں مکرم سیفی صاحب نے اس حال میں کہ آپ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا فرمایا محترم نیر صاحب رضی اللہ عنہ سے ہر شخص کو بہت محبت ہے میں نے خود لوگوں کو نمناک آنکھوں کے ساتھ ان کا ذکرِ خیر کرتے دیکھا ہے۔ اور اگر میں یہ کہوں تو اس میں مبالغہ نہ ہو گا کہ جماعت کے تمام احباب آج بھی ان کے نام پر جانیں قربان کرنے کیلئے تیار ہیں۔ مغربی افریقہ میں حضرت عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ کو جو ہر دلعزیزی حاصل ہے وہ قابلِ رشک ہے اپنے اور پرائے سب کو ہی میں نے ان کی تعریف میں رطب اللسان پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور ہم کو آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛

سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ اسلام۔ (بقیہ صفحہ ۳)

سے بہت سعید الطبع اور مخلص ہیں۔ باڈن میں منعقد ہونے والی میٹنگ کے اشتہارات تقسیم کرنے خود وہاں گئے تھے نماز سیکھ رہے ہیں۔

دوسرے Herr Harro Zeier ہیں

یہ صاحب بائیبل کے سکالر ہیں بلکہ ایک عرصہ سے ایک خاص مدرسے میں بھی تعلیم پائی۔ جس میں رومن کیتھولک پادری تیار ہوتے ہیں۔ عرصہ ایک سال سے یہ صاحب زیر تبلیغ تھے ان پر آہستہ آہستہ اسلام کی صداقت کھلتی گئی۔ چنانچہ گذشتہ دنوں انہیں بیعت کی توفیق مل گئی۔ فالحمد للہ۔ ان کا نام امین رکھا گیا۔ خدا تعالیٰ دونوں کو استقامت بخشے۔

متفرق امور

درس قرآن کریم۔ مقامی احمدی احباب کی تربیت کے سلسلہ میں قرآن کریم کی کلاس دوبارہ منعقد ہوئی۔ خدا کے فضل سے پہلا پارہ ختم ہوا۔

جرمن ترجمہ قرآن کریم:۔ ترجمہ پر نظر ثانی کی جاتی رہی۔ اس سلسلہ میں بعض اور ضروری اقدام بھی کئے گئے

سوس ایسوسی ایشن اقوام متحدہ خاکسار کی ۱۴ مارچ والی تقریر کی پچاس کاپیاں اقوام متحدہ کی سوس ایسوسی ایشن نے طلب کیں چنانچہ تقریر سائیکلوسٹائل کر کے انہیں بھجوا دی گئی۔ خدا تعالیٰ نیک نتائج پیدا کرے۔ آمین

اسلام کا نظامِ حکومت

اس عنوان پر ایک مفصل مضمون آسٹریا کی ایک لائبریری کیلئے لکھا گیا۔ جو اسے ایک رسالہ کی شکل میں شائع کریں گے۔

اسلام کا اقتصادی نظام

اس موضوع پر ایک مضمون یہاں کے ایک اخبار میں شائع ہوا یہ مضمون ایک صاحب نے ہماری تحریک پر کتاب احمدیت سے ترجمہ کر کے اخبار مذکور کو بھجوایا۔

باوجود بار بار کی درخواستوں کے اب بھی بعض احباب اور دفاتر کی طرف سے بیرنگ خطوط آ جاتے ہیں۔ اب سلسلہ کی مالی حالت کے پیش نظر ایسے خطوط کو واپس کر دیا جاتا ہے احباب مطلع رہیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک عزیز کے چند ضروری سوالات اور ان کے جوابات

(۲)

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

سوال سوم: غیر تشریعی امتی نبی اور مجدد میں کیا فرق ہے۔ اگر فرق بہت معمولی ہے۔ جس کو عوام نہیں سمجھ سکتے۔ تو عوام کو سمجھانے کے لئے صرف بڑا مجدد کہا جا سکتا ہے۔

الجواب: غیر تشریعی امتی نبی اور مجدد میں واضح فرق ہے۔ عوام اسے بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ غیر تشریعی امتی نبی تو نبی ہی ہوتا ہے۔ غیر تشریعی کا لفظ اسکی نبوت کو تشریعی نبیوں کی نبوت سے ممتاز کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریعی نبی ہیں۔ اور حضرت زکریا۔ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام نئی شریعت نہ لانے کے باعث غیر تشریعی نبی ہیں۔ لفظ امتی نبی اس نبی کے حصول نبوت کے ذریعہ پر دلالت کرنے کے لئے آتا ہے۔ امتی نبی وہ ہے۔ جس نے براہِ راست نبوت حاصل نہیں کی۔ بلکہ اپنے نبی متبوع کی پیروی کے نتیجہ میں حاصل کی ہے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کوئی پیغمبر اس قدر عظیم المرتبت نہ تھا۔ کہ اسکی پیروی کے نتیجہ میں کوئی شخص مقام نبوت کو پا سکتا۔ اس لئے آپ سے پہلے سب نبی براہِ راست نبوت کو پانے والے ہوئے۔ ہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے خاتم النبیین بنا کر افاضۂ کمال کے لئے مہربانی عطا فرمائی۔ اس لئے آپ کے بعد براہِ راست نبی بننا آپ کی افضلیت و خاتمیت کے منافی ٹھیرا۔ البتہ آپؐ کے کمال کے اثبات کے لئے آپ کی اتباع و پیروی میں باب نبوت کھلا رہا۔ اس لئے آپ کے بعد ہونے والا نبی امتی نبی کہلائیگا۔ تا یہ ظاہر ہو۔ کہ اس نے ہر کمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے حاصل کیا ہے۔

اس تشریح سے ظاہر ہے۔ کہ نبی کے ساتھ غیر تشریعی اور امتی کے لفظ اسکی نوعیت اور اس کے طریقۂ حصول نبوت کو ظاہر کرنے کے لئے ہیں۔ نبوت کی نفی کے لئے ہرگز نہیں۔ غیر تشریعی نبی بہرحال نبی ہے۔ غیر نبی نہیں۔ اس لئے غیر تشریعی امتی نبی کو صرف مجدد بمعنی غیر نبی کہنا غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ اس سے تو لفظ غیر تشریعی اور امتی لگانے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ واضح رہے۔ کہ غیر تشریعی امتی نبی اور محض مجدد میں بڑا فرق ہے۔ اور عوام جو اس فرق کو سمجھنا چاہیں۔ بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ کوتہ فہم عوام کی وجہ سے حقائق تبدیل نہیں ہوا کرتے۔ البتہ انہیں مناسب تشریح سے تدریجاً سمجھایا جا سکتا ہے۔ لفظ "ایم۔اے۔بی۔ٹی ڈبلیگ" ڈگری یافتہ شخص کی علمی قابلیت اور خاص نوعیت پر دلالت کرنے کے لئے ہے۔ اور اس کا صحیح مفہوم انہی اصطلاحی لفظوں سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ عوام کو سمجھانے کے لئے ہم "ایم۔اے۔بی۔ٹی۔ ڈبلیگ" کی بجائے ذرا "بڑا پڑھا ہوا" رکھ دیں۔ تو کیا حرج ہے؟ اسے یہی جواب دیا جائے گا۔ کہ اس سے اصل بات واضح نہیں ہوگی۔ اور ڈگری یافتہ کا صحیح مقام نمایاں نہیں ہوگا۔ اسی طرح غیر تشریعی امتی نبی کو مذکورہ بالا تشریح کے ساتھ صرف بڑا مجدد کہہ دینا خلاف حقیقت ہے۔

اس جگہ یہ وضاحت ضروری ہے۔ کہ اگر لفظ مجدد کو عام ریفارمر کے معنوں میں لیا جائے۔ تو بلا شبہ ہر نبی مجدد ہوتا ہے۔ اس مفہوم کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ لیکچر سیالکوٹ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو "مجدد اعظم" قرار دیا ہے۔ اور رسالہ ست بچن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امتِ موسوی میں چودھویں صدی کا مجدد تحریر فرمایا ہے۔ یہ صورت اور ہے۔ اس قسم کے لفظ مجدد سے نبوت کی نفی نہیں ہوتی۔ لیکن سائل کے ذہن میں "صرف بڑا مجدد" سے مراد غیر نبی ہے۔ اور فی الواقعہ نبی کو غیر نبی کہنا خلاف واقعہ ہے۔

سوال چہارم: جب دوسرے مجددین نے اپنی الگ جماعتیں نہیں بنائیں۔ تو حضرت صاحب نے اپنی الگ جماعت کیوں بنائی؟

الجواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے جماعت بنانے کا حکم دیا۔ آپ نے جماعت بنائی۔ پہلے کسی مجدد کو اللہ تعالےٰ نے یہ حکم نہ دیا تھا۔ اس لئے انہوں نے جماعتیں نہ بنائیں۔ خود بخود بغیر امر الٰہی کسی کو الگ جماعت بنانے کی اجازت نہیں۔ ہاں اگر آپ یہ پوچھیں۔ کہ حضرت صاحب کو اللہ تعالےٰ نے الگ جماعت بنانے کا حکم کیوں دیا۔ تو اول تو یہ اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ اسکی شان لا یسئل عما یفعل ہے۔ دوسرے ظاہر ہے۔ کہ حضرت اقدس محض مجدد نہ تھے۔ بلکہ غیر تشریعی امتی نبی تھے۔ تیسرے قرآن مجید اور احادیث میں آنے والے موعود کی جماعت کا بھی ذکر ہے۔ قرآن مجید میں سورہ جمعہ ع ۱ میں وآخرین منهم لما یلحقوا بهم کی خبر موجود ہے۔ اور سورۃ الواقعہ میں ثلة من الاولین و ثلة من الآخرین کہہ کر انہیں جماعت قرار دیا ہے۔ حدیث نبوی "یحصر عیسیٰ نبی اللہ واصحابہ" اور "حرز عبادی الی الطور" میں مسیح موعود کی الگ جماعت کی خبر دی گئی ہے۔ (صحیح مسلم) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری امت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے۔ ان میں سے صرف ایک فرقہ ناجیہ ہوگا۔ صحابہ رضنے پوچھا۔ من هم یا رسول اللہ؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا "ما انا علیہ واصحابی الا وهی الجماعة" (مشکوٰۃ المصابیح) کہ وہ لوگ میرے اور میرے صحابہ رض کے طریق پر ہوں گے۔ اور وہ ایک الگ جماعت ہوں گے۔ اس لئے ان پیشگوئیوں کے مطابق ضروری تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی علیحدہ جماعت ہوتی۔

سوال پنجم: جب نایاب فتویٰ کے لئے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ استعمال کرنا جائز ہے۔ تو جماعت کو اتنی سختی سے الگ کیوں کیا گیا؟

جواب: اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الگ جماعت بنانا کوئی قیاسی اور اجتہادی مسئلہ نہ تھا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے اور قرآن مجید و احادیث نبویہ کی پیشگوئی کے مطابق تھا۔ اس میں سختی اور نرمی کا کوئی سوال ہی نہیں۔ باقی رہا حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کا استعمال۔ تو عرض ہے کہ فقہ حنفی کے اجتہادات کو اپنانے کے متعلق جماعت احمدیہ کا مسلک خود اسکی علیحدگی کا متقاضی تھا۔ اس بارے میں جماعت احمدیہ کا مسلک یہ ہے۔ کہ ہر پیش آمدہ مسئلہ کے متعلق سب سے پہلے قرآن مجید سے جواب تلاش کیا جائے۔ پھر سنت نبویؐ میں اس کا حل ڈھونڈا جائے۔ پھر احادیث سے اس مشکل کو دور کیا جائے۔ اگر وہ مسئلہ اپنی نوعیت اور تفصیل میں ایسا ہو۔ کہ کوئی واضح جواب اس کا قرآن مجید۔ سنت اور حدیث سے ہمیں نہ ملے تو ہم پھر فقہ حنفی کی طرف رجوع کریں گے۔ کیونکہ اسکی غیر معمولی مقبولیت اسکی تائید الٰہی پر دال ہے۔ اگر اس پیش آمدہ مسئلہ کا کوئی واضح حل وہاں بھی موجود نہ ہو۔ تو علمائے سلسلہ احمدیہ اپنی خداداد قوتِ اجتہاد سے اس بارے میں استنباط کریں گے۔ مسائل کے متعلق یہ واضح ترین مسلک احمدیت کے سوا کسی اور فرقہ میں موجود نہ تھا۔ اس مکمل مسلک کی ترویج بھی مقتضی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام علیحدہ جماعت قائم کرتے۔ یاد رہے۔ کہ حضرت امام ابو حنیفہ رح یا فقہ حنفی کے دوسرے اماموں کے فتاویٰ اپنے اپنے اجتہاد کے ماتحت اصول شریعت ہی سے ماخوذ ہیں۔ حکم عدل مسیح موعود کا یہ بھی کام تھا۔ کہ فقہ کے متعلق بھی امتِ مسلمہ کی راہنمائی فرماتا۔ اس لئے فقہ حنفی کو اپنے مقام پر ترجیح دینا مسیح موعود کے منصب کا اظہار ہے۔ نہ کہ قابل اعتراض چیز۔

سوال ششم: اگر مولویوں کا صرف کفر الگ جماعت بنانے کا موجب ہے۔ تو جو اکیلا شخص حضرت صاحب کو نیک اور خادم اسلام قرار دے۔ اس کو اس صف میں کیوں شامل کیا گیا؟

الجواب: مولویوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت پر ظالمانہ طور پر فتویٰ کفر لگا کر ایک مزید وجہ پیدا کر دی تھی۔ فساد کی آماجگاہوں سے بچنے کے لئے فوری طور پر الگ ہونا ضروری ہو گیا، ورنہ علیحدہ جماعت بنانے کی اصل وجہ تو اللہ تعالےٰ کا حکم اور قرآن مجید اور احادیث کی پیشگوئیاں تھیں۔ عقلمندی بھی اسی میں ہے۔ کہ متعدی امراض کے بیمار ماحول سے تندرست افراد کو علیحدہ رکھا جائے۔ خدمت دین کے لئے قوتِ عمل اور یقین محکم سے لبریز دل رکھنے والی جماعت بنانے کے لئے اسے علیحدہ کرنا ضروری ہے۔ دنیاوی طور پر بھی بعض لوگوں نے "اسلامی جماعت" وغیرہ ناموں سے علیحدہ جماعتیں بنانے کے منصوبے کر رکھے ہیں۔ گو ان کے پاس نہ حکم خداوندی ہے۔ اور نہ قرآن و حدیث کی کوئی پیشگوئی ہے۔ بہرحال علیحدہ جماعت جب بامر الٰہی ہو۔ اور بلند مقصد کے لئے ہو۔ ہرگز قابل اعتراض نہیں۔ اور جب اس علیحدہ جماعت کے لئے قرآن و حدیث میں پیشگوئی ہو۔ پھر تو اس کا علیحدہ نہ بنانا گناہ ہوگا۔ اسے بہرصورت اپنے نظام اور کام میں علیحدہ ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ علیحدگی باقی مسلمانوں کی خیر خواہی اور بہبودی کے جذبہ پر مبنی ہوگی۔ اور مذہبی حصہ میں ہوگی۔

باقی رہا حضرت صاحب کو نیک اور خادم اسلام سمجھنے والے کو اس صف میں یا اس صف میں شامل کرنے کا سوال۔ تو یہ دراصل خود اسی شخص کے اختیار کی بات ہے۔ وہ جس صف میں چاہے شامل ہو سکتا ہے۔ معاملہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات کی تعریف یا مذمت کا معاملہ نہیں۔ آپ کو نیک یا بد سمجھنے کا معاملہ نہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا ہے۔ کہ مجھ پر خدا تعالےٰ نے اپنا کلام نازل فرمایا ہے۔ وہ کلام یہ ہے۔ اس کلام میں مجھے یہ مقام دیا گیا ہے۔ اب صف بندی اس بنا پر ہوگی۔ کہ آیا ہم اس وحی الٰہی کو منجانب اللہ تسلیم کرتے ہیں۔ یا اسے خدا کا کلام نہیں مانتے۔ اس وحی ربانی کو کلام الٰہی نہ ماننے والے بھی مختلف درجات کے ہیں۔ تاہم ان کو ماننے والوں کی صف میں اسی وقت قرار دیا جا سکتا ہے۔ جبکہ وہ خود ماننے والے بن جائیں۔ تو یہ دعویٰ بلا ثبوت قرار پائے گا۔ اس۔ جو شخص حضرت صاحب کو نیک اور خادم سمجھتا ہے۔ اور آپ پر فتویٰ کفر دینے ...

(باقی دیکھو صفحہ [illegible])

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۶۷۲ :- میں مسماۃ عظیماں بیگم زوجہ اللہ وسایا ساکن سمرا کھوہ ڈلدہی ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ نومبر ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۱۷۷/- جس کی میں خود دعویدار ہوں کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ انجمن مذکور میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۴ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا عظیماں بیگم زوجہ اللہ وسایا۔ گواہ شد: نشان انگوٹھا غلام رسول برادر حقیقی موصیہ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۲۶۷۴ :- میں حفیظہ بیگم بنت خلیل احمد عمر ۲۰ سال ساکن سمرا کھوہ ڈلدہی ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد منقولہ حسب ذیل ہے۔ میری جائیداد منقولہ ۳۵۰/- کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ انجمن مذکور میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کرلوں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۴ حصہ کی مالک بھی انجمن مذکور ہوگی۔ الامۃ: حفیظہ بیگم بنت ملک خلیل احمد ساکن سمرا کھوہ ڈلدہی ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان نشان انگوٹھا گواہ شد: خلیل احمد چچا حقیقی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا بالقلم خود۔

وصیت نمبر ۱۲۶۷۵ :- میں مسماۃ حلیمہ بیگم بنت ملک فیض بخش مرحوم عمر ۲۰ سال ساکن سمرا کھوہ ڈلدہی ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ نقد ایک سو روپیہ کے ۱/۴ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کرلوں گی۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۴ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا حلیمہ بیگم بنت ملک فیض بخش۔ گواہ شد: ملک فیض بخش والد موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۲۶۷۶ :- میں مسماۃ غلام فاطمہ زوجہ ملک عبد الرحمن صاحب عمر ۵۰ سال ساکن سمرا کھوہ ڈلدہی ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ ۲۵۰/- روپیہ جو کہ خاوند سے وصول شدہ ہے کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد بمد وصیت خزانہ صدر انجمن مذکور سے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کرلوں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۴ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا غلام زوجہ ملک عبد الرحمن گواہ شد: ملک عبد الرحمن خاوند موصیہ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۲۶۸۰ :- میں مسمی محمد اسمٰعیل ولد محمد ابراہیم صاحب شیخ انصاری پیشہ بافندگی عمر ۴۳ سال ساکن گھیانہ ربات سریاں ڈاکخانہ مگھیانہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ فروری ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں دستکاری کرتا ہوں۔ میری آمد ماہوار قریباً سو روپیہ ماہوار ہوجاتی ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ تازیست خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر میری آمدنی بڑھ گئی۔ تو اس لحاظ سے چندہ ادا کرتا رہوں گا۔ میں لسبر سیاں ضلع جالندھر میں قریباً دس مرلہ زمین برائے مکان سکونت خریدی ہوئی تھی۔ جو وہیں رہ گئی ہوئی ہے۔ اگر وہ مجھے مل گئی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی انجمن مذکور ہوگی۔ نیز برائے رہائش زمین دو کنال میں نے نگر ضلع جالندھر میں خریدی ہوئی تھی۔ اس میں نصف میرا ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق انجمن مذکور کرتا ہوں۔ اگر وہ جائداد واپس مل گئی تو ۱/۱۰ حصہ ادا کردوں گا اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی انجمن مذکور ہوگی ۳/۲/۵۰ العبد: محمد اسمٰعیل بقلم خود۔ گواہ شد: محمد ابراہیم بقلم خود۔ گواہ شد: اسمٰعیل الدین انسپکٹر بیت المال سرگودھا ضلع جھنگ۔

وصیت نمبر ۱۱۵۴۹ :- میں سید منیر احمد صاحب اختر ولد سید احمد علی صاحب پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال ساکن قادیان حال حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں۔ ان دنوں میری آمد تقریباً ستر روپے ہے۔ میں اپنی اس آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں نیز وصیت کرتا ہوں کہ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اپنی آمدنی کی کمی بیشی سے انشاء اللہ العزیز دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ العبد: سید منیر احمد اختر وارڈ نمبر ۴ مکان نمبر ۲۵ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد: سید علی احمد مہاجر انبالوی والد موصی گواہ شد: سید اعجاز احمد انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۲۲۱۵ :- میں خالد ہدایت ولد منشی عطاء احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۱۱۶/۸ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: خالد ہدایت مکان نمبر ۲۱ ملک بلڈنگ نمبر ۸۵ سرکلر روڈ لاہور

وصیت نمبر ۱۲۶۵۸ :- میں امامن بیوہ سردار خان صاحب مرحوم قوم راجپوت عمر ساٹھ سال ساکن قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے پاس اس وقت نقد یکصد چالیس روپیہ اور ستائیس تولہ چاندی کی ہنسلی اور کڑے و بالیاں پر مشتمل ہے۔ اور ایک چھوٹی کیل طلائی ہے۔ میں اس تمام کی ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا امامن موصیہ۔ گواہ شد: میمونہ صاحبہ نمبر گواہ شد: محمد عمر، ہیڈ اعجاز گواہ شد: محمود وہیب سلیم مرزا منور احمد۔

وصیت نمبر ۱۲۶۶۱ :- میں عبد الواحد خان واقف زندگی ولد گل محمد خان صاحب قوم بلوچ پیشہ تعلیم عمر ۲۳ سال ساکن علی پور ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ماہوار الاؤنس مبلغ ۲۲/۸ انگوٹھی طلائی قیمتی ۲۵/- روپے ایک سائیکل قیمتی مبلغ ۷۰/- روپے۔ کرسیاں ۳ عدد قیمتی ۳۰/- دو عدد میز قیمتی مبلغ ۱۵/- روپے۔ کل قیمتی مبلغ ۱۶۰/- روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد علاوہ مندرجہ بالا جائداد کے اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد: عبد الواحد خان واقف زندگی متعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ۔ گواہ شد: عبد الحمید آصف گواہ شد: محمد شفیع سلیم۔

وصیت نمبر ۱۲۷۲۵ :- میں عائشہ صدیقہ زوجہ علی احمد صاحب قوم بھٹی عمر ۲۰ سال ساکن چک ۶۲ جیڈی ڈاکخانہ چک ۸۹ / ۶-R ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اپنی جائداد کے ۱/۴ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۵۰۰/- روپے بکلے طلائی ۳/۴ تولہ قیمتی ۷۵/- روپیہ۔ چھیاں نقرئی پچیس تولہ قیمتی ۵۰/- روپے۔ یعنی کل جائداد قیمتی ۶۲۵/- روپے کے ۱/۴ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کرلوں تو اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: عائشہ صدیقہ موصیہ گواہ شد: علی احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد: عبد الواحد بہاتی مبلغ حلقہ چک ۶/۱۱-L ضلع منٹگمری

وصیت نمبر ۱۲۷۲۶ :- میں وزیر بیگم زوجہ عبد الرشید صاحب قوم بھٹی عمر ۲۰ سال ساکن چک ۶۶ جیڈی ڈاکخانہ چک ۸۹ / 6-R ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپے اور نقد ۱۰/- روپے ہے میں اس کے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جو بھی میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ الامۃ: وزیر بیگم بقلم خود گواہ شد: علی احمد بہنوئی۔ گواہ شد: عبد الواحد بہاتی مبلغ حلقہ چک ۶/۱۱-L ضلع منٹگمری۔

وصیت نمبر ۱۲۶۲۰ :- میں محمد رفیق ولد چوہدری ولی محمد صاحب قوم جٹ پیشہ تجارت عمر ۲۰ سال چک ۵۲۳/E.B ڈاکخانہ چک ۵۳۹/E.B ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد تقریباً ۱۸ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: محمد رفیق سیکرٹری مال چک ۵۲۳/E.B ڈاکخانہ چک ۵۳۹/E.B براستہ بوریوالہ ملتان گواہ شد: محمد اشرف بقلم خود برادر حقیقی گواہ شد: سید ولایت شاہ

وصیت نمبر ۱۲۶۳۹ :- میں ایم عبد الرحیم خان ولد چوہدری فضل کریم صاحب قوم راجپوت عمر ۲۰ سال ساکن بوریوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۔۔۔ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: ایم عبد الرحیم خان بوریوالہ ضلع ملتان۔ گواہ شد: عبد الرحمن سیکرٹری منڈی بوریوالہ ضلع ملتان گواہ شد: فضل کریم ہیڈ ماسٹر ہائی سکول بوریوالہ ضلع ملتان والد موصی مذکور

وصیت نمبر ۱۲۶۳۱ :- میں امۃ الشافی بیگم زوجہ خان محمد ہاشم خان درانی قوم پٹھان عمر ۳۰ سال ساکن گوجرہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۴۰۰۰/- روپیہ اور زیورات طلائی وزنی چند تولہ قیمتی ۱۴۰/- روپیہ ہے۔ اور ماہوار جیب خرچ مبلغ ۵۰/- روپے خاوند کی طرف سے ملتا ہے۔ میں کل جائداد اور ماہوار آمد یعنی جیب خرچ کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ بوقت وفات اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ: امۃ الشافی بیگم گواہ شد: محمد ہاشم خان درانی منیجر سندھ ویجی ٹیبل آئل اینڈ الائیڈ پراڈکٹس لمیٹڈ گواہ شد: حبیب احمد سیال ناظر ضیافت ربوہ

وصیت نمبر ۱۲۶۳۲ :- میں شیخ عبد الحق ولد شیخ خدا بخش صاحب پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال ساکن منڈی بوریوالہ ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد مکان رہائشی نمبر D/174 جس کا میں ۱/۲ حصہ کا مالک ہے قیمتی ۴۰۰۰/- روپیہ ہے اور نقد ۲۰۰۰/- روپیہ کل جائداد ۶۰۰۰/- روپیہ کی ہے ماہوار آمد معہ الاؤنس ۱۷۱/- روپے ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد اور ماہوار آمدنی کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: شیخ عبد الحق منڈی بوریوالہ ضلع ملتان۔ گواہ شد: شیخ عبد الرحمن سیکرٹری انجمن احمدیہ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

بقیہ صفحہ ۵: حدیث نبوی کا مصداق جانتا ہے۔ اسے چاہیئے۔ کہ آگے بڑھ کر آپ پر نازل ہونے والی وحی کے بارے میں فیصلہ کرتے ہوئے اسے کلام الٰہی ماننے والوں کی صف میں شامل ہو جائے۔ لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ کافر بنانے والے نبی نہ ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ نبی تو کلام الٰہی کو پیش کرتے ہیں۔ اس کلام کو ماننے یا نہ ماننے سے لوگ خود مومن یا کافر بنتے ہیں۔ قل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ جس طرح رات کی تاریکی میں سیاہ و سفید یکساں سمجھے جاتے ہیں۔ سورج کے طلوع سے ان میں امتیاز نظر آنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح نبی کے آنے سے لوگوں کے اچھے یا برے ہونے اندرونے نظر آنے لگ جاتے ہیں۔ وہ آسمانی بارش کی مانند ہوتے ہیں۔ جن کے نزول سے مختلف انسانی فطرتیں منصہ شہود پر نمایاں ہو جاتی ہیں۔

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر کو خطاب کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستہائے دعاء

احباب کو معلوم ہوگا کہ میر لائق علی کے حیدر آباد سے غائب ہونے پر انڈیا گورنمنٹ نے میرے محترم چچا نواب احمد نواز جنگ اور میرے محترم بھائی دوست محمد صاحب کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا ہے۔ احباب ان کی جلد رہائی اور قبول احمدیت کی توفیق کیلئے دعا فرمائیں۔

نیز عرض ہے کہ میری پیاری والدہ صاحبہ (یعنی اہلیہ محترمہ قبلہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب) کی دونوں آنکھوں پر موتیا بند کا اثر ہے۔ نیز میری بھابھی مبارکہ بیگم کے مرض کی شدت میں اضافہ ہے۔ جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ میری والدہ مکرمہ اور میری بھابھی کی صحت یابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ زینب حسن

(۲) میرے منجھلے بچے کو خون کے دست ناک سے خون جاری ہونے کی .... شکایت ہے اور خاکسار مالی مشکلات میں بھی مبتلا ہے۔ احباب دردِ دل سے بچے کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ — خاکسار سید محمد سعید ویسٹ پنجاب پولیس لاہور۔

(۳) میرا چھوٹا بھائی عزیز کرامت اللہ (متعلم تعلیم الاسلام کالج) اس دفعہ بی۔اے کا امتحان دے رہا ہے اس لئے احباب سے نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ ممتاز نبی پنڈدادنخاں

(۴) خاکسار کو چند ایک سخت مشکلات درپیش ہیں۔ اور ایک امتحان بھی ہونے والا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ میری مشکلات دور فرمائے اور امتحان میں بھی نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ خاکسار محمد سلیمان اے۔ایس آئی دفتر ڈی۔آئی جی پولیس ملتان چھاؤنی۔

(۵) خاکسار کی اہلیہ کو پانچ چھ ماہ سے بخار آتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ محمد طفیل کریانہ مرچنٹ ریلی بازار اوکاڑہ

(۶) خاکسار کا امسال اپریل میں ایف۔ایس۔سی میڈیکل کا امتحان ہو رہا ہے لہٰذا دعا کی درخواست ہے۔ سلیم احمد گنج مغلپور

دعائے مغفرت { خاکسار کا نواسہ عزیز خلیل احمد بعمر چار سال مورخہ ۲۸/۳/۵۰ بوقت عشاء قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا ہے احباب دعائے مغفرت اور دعائے نعم البدل فرمائیں۔ نیز دوسرا لڑکا بھی بیمار ہے اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار شیخ غلام رسول سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گھٹیالیاں

پتہ مطلوب ہے:۔ مسمیان ماسٹر حسن محمد و محمد طفیل پسران فضل دین لوہار سکونتی ماکھووال ضلع ہوشیارپور کے پتے درکار ہیں وہ اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو تو وہ صاحب ہی اطلاع کر دیں۔ — مستری دین محمد احمدی از جہلم بڑا بازار

لیاقت نہرو معاہدہ پر بلوچستان کے ہندو رہنما کا بیان

کوئٹہ ۱۴ اپریل۔ بلوچستان کے ایک ہندو رہنما لال چند نے آج لیاقت نہرو معاہدے کو راہ امن میں ایک قدم اور آگے بتایا ہے۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ ہندوستان میں مسلمان اسی طرح محفوظ اور خوشحالی کی زندگی گذار سکیں گے جیسی کہ ہم بلوچستان میں گذار رہے ہیں۔ چوہدری لال چند نے اپنے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ پاکستان میں اقلیتوں کو وہی حقوق اور فوائد حاصل ہوں گے جو ان کو اس وقت حاصل ہیں۔ ہندو رہنما نے اپنی اس امید کا اظہار بھی کیا کہ کشمیر کا مسئلہ پاکستان کے حق میں حل ہو جائے گا۔ (دستار)

برطانیہ میں شرح اموات

لنڈن ۱۴ اپریل۔ گذشتہ سال برطانیہ کی شرح اموات ہزار میں گیارہ تھی جو ریکارڈ پر کم ترین شرح ہے۔ یہ شرح ۱۹۳۸ء سے ۲۸ فیصدی بہتر ہے۔ جو ما قبل جنگ کے سالوں کا بہترین ریکارڈ تھا۔ (دستار)

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیار اسپیشل کلکٹر

مقدمہ نمبر ۴

گاماں ولد موہو۔ گہنا و مکھن پسران کرم دین۔ بشیر احمد ولد شاہنا۔ محمد ولد سلطان اقوام گوجر سکنہ کسانہ۔ تحصیل کھاریاں

بنام

مسمات سرستی بیوہ گوکل چند۔ دولت رام و دلباغ رائی پسران متھرا داس۔ بندرابن و راجہ پسران گوبند سہائے سکنہ جوڑہ تحصیل کھاریاں۔

دعویٰ واگذاری اراضی مرہونہ زیر دفعہ ۴ ایکٹ ۱۹۳۸ء

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلے گئے ہوئے ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی عذر ہو تو مورخہ ۲۵/۵/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیار اسپیشل کلکٹر

مقدمہ نمبر ۴۱

گاماں ولد موہو گہنا و مکھن پسران کرم دین۔ بشیر احمد ولد شاہنا۔ محمد ولد سلطان اقوام گوجر سکنہ کسانہ تحصیل کھاریاں

بنام

مسماۃ سرستی بیوہ گوکل چند۔ دولت رام و دلباغ رائے پسران متھرا داس۔ بندرابن و راجہ رام پسران گوبند سہائے سکنہ جوڑہ تحصیل کھاریاں۔

دعویٰ واگذاری اراضی مرہونہ زیر دفعہ ۴ ایکٹ ۱۹۳۸ء

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب میں چلا گیا ہوا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی عذر ہو تو مورخہ ۲۵/۵/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

دواخانہ خدمت خلق

تریاق کبیر ہر مرض کا فوری علاج گھر کا طبیب — امرت دھارا کی طرح کی دوا مگر اس سے بھی زیادہ فائدہ مند قیمت چھوٹی شیشی ۱۲ آنے اور بڑی ایک روپیہ ۶ آنے

دوائے اسراری پتھری کا نہایت اعلیٰ علاج خواہ مثانہ میں ہو خواہ گردہ میں ہو یا پتہ میں اسے نکالنے یا گھلانے میں یہ دوا مدد دیتی ہے یاد رہے اس بیماری کا علاج بہت لمبا ہوتا ہے۔ قیمت ایک خوراک ۲ روپے

سرمہ ممیرا خاص کمزوری نظر، ککروں، آنکھ سے پانی بہنا، دھند اور خارش وغیرہ امراض کا نہایت کامیاب علاج قیمت شیشی ۳ ماشہ ۸ آنے فی تولہ ۳ روپے ۸ آنے

سفوف ذیابیطس ذیابیطس نہایت ہی موذی مرض ہے۔ ہڈی کو کھوکھلا کر دیتی ہے اور آدمی زندہ درگور ہو جاتا ہے۔ یہ سفوف اس مرض کو شفا بخشنے یا اس کو قابو اندر رکھنے میں نہایت مفید ہے قیمت پندرہ خوراک دو روپے

جماعت احمدیہ لاہور کے احباب صنعتی نمائش گاہ سٹال نمبر ۲۰ سے خرید فرمائیں نیز نماز جمعہ کے بعد مسجد کے باہر سے بھی مل سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

ملتان کلاتھ ہاؤس رجسٹرڈ

چوک بازار ملتان شہر

بنارسی۔ ریشمی و سوتی ہر قسم کا اعلیٰ کپڑا خریدنے سے پہلے ملتان کلاتھ ہاؤس پر تشریف لائیں

عبدالرحمٰن عبدالرزاق جالندھری

احباب!

سونا چاندی کے فیشنی زیورات عین وعدہ پر تیار کرانے کیلئے شیخ عزیز الدین احمد اینڈ سنز احمدی زرگران اندرون موچی دروازہ چوک نواب لاہور کی خدمت حاصل کریں۔ خاکسار شیخ جلال الدین منیجنگ ممبر پارٹنر

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تریاق اُٹھرا کے ساتھ صندل سونے پر سہاگہ کا کام دیتی ہے۔ تریاق اُٹھرا فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے۔ دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

برطانیہ اور اشتراکی چین کے درمیان سفارتی تعلقات

لندن ۱۴ اپریل - برطانیہ اور اشتراکی چین کے درمیان سفارتی تعلقات قائم کرنے میں ابھی تک دشواریاں پیش آرہی ہیں۔ حالانکہ برطانیہ کو اشتراکی چین کو تسلیم کئے ہوئے تین ماہ ہوگئے ہیں۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیکنگ اپنی پالیسی کی بنیاد دو خاص مسائل کی وضاحت پر رکھ رہا ہے۔ اقوام متحدہ میں اشتراکی چین کی نمائندگی پر برطانیہ کا رویہ اور برطانیہ اور نوآبادیات میں قوم پرستوں کی ملکیت پر پیکنگ کا حق۔ روسی وفد نے اقوام متحدہ میں قوم پرست چین کے وفد کی علیحدگی پر جو قرارداد پیش کی تھی۔ اس پر رائے شماری میں برطانیہ نے حصہ نہیں لیا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ اس سے پیکنگ کو کچھ شبہات پیدا ہو گئے ہیں۔ لیکن لندن کے سفارتی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ برطانیہ نے لیک سیکسس میں اس بات کی کوشش کی تھی۔ کہ چین کی نمائندگی کے جھگڑے پر مجلس تحفظ میں اکثریت کی حمایت ایک "دانشمندانہ حل" کے لئے حاصل ہو جائے۔ لیکن اس میں اسکو کامیابی حاصل نہیں ہوئی ہے۔ خود برطانیہ کا تنہا ووٹ مجلس کی حمایت نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ چینی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کم سے کم دو ووٹوں کی ضرورت ہے یہ قابل ذکر بات ہے کہ مصری مندوب نے جو اس ماہ مجلس تحفظ کے صدر ہیں۔ قابل تعریف طور پر اس کشیدگی اور تشویش کو جس سے اس وقت دنیا گزر رہی ہے۔ دور کرنے میں کونسل کی کوششوں کو دگنا کر دینے کی وکالت کی۔ لیکن اس امر کا کوئی اشارہ نہ کیا۔ کہ مصر اشتراکی چین کے دعوےٰ کی حمایت کرنے کے لئے تیار ہے۔ (اے پی)

تبت میں دفاعی تیاریاں

لندن ۱۴ اپریل حکومت تبت اس صورت میں کہ اسکی شمالی اور مشرقی سرحد پر فوجی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور یہ پیشینگوئی کی گئی ہے۔ کہ اس سال امن کا خاتمہ ہو جائے گا۔ دفاع کی تیاریاں بہ عجلت تمام کر رہی ہے۔ لاسہ کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ فوج کی تعداد ۱۲ ہزار سے بڑھا کر ایک لاکھ کی جارہی ہے۔ اور ہر خاندان میں سے ایک آدمی کی بھرتی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ تبت کی تاریخ میں سب سے بڑا فوجی بجٹ بنایا جا رہا ہے۔ اور اسلحہ کی کمی کے یہ معنی ہونگے۔ کہ نئے بھرتی شدہ لوگوں کو نیزے اور تلواریں دی جائیں گی۔ کشمیر سے ملی ہوئی تبت کی شمال مغربی سرحد پر تبت کو ایک نیا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وہاں پہاڑی قلعے اور تین فضائی مستقر روس نے مشرقی ترکستان میں اشتراکی چین کے حوالے کر دیئے ہیں۔ (اے پی)

وزیروں پر مقدمہ چلانے کا قانون

بغداد ۱۴ اپریل۔ استقلال پارٹی کے جریدے "الاستقلال" کے مطابق حکومت عراق ان خطوط پر کابینہ کے وزیروں پر مقدمہ چلانے کے لئے ایک مسودہ قانون بنانے پر غور کر رہی ہے۔ جن خطوط پر حکومت مصر نے مسودہ قانون تیار کیا ہے (استار)

جنوبی بحر اعظم کی تحقیقات کیجائیگی

لندن ۱۴ اپریل۔ تحقیقاتی جہاز "تلاش دوم" مئی یا شروع جون میں کولمبو پہنچنے والا ہے۔ اسکی بدولت جنوب بعید کے بحر اعظم میں وہیل مچھلیوں اور دیگر آبی جانوروں کی زندگی کے بارے میں مزید واقفیت حاصل ہوگی۔ اس جہاز کا خاص کام بحر اعظم کی تحقیقات کا کام پورا کرنا ہے۔ یہ تحقیقات جنگ سے پہلے قریب قریب پایہ تکمیل کو پہنچ گئی تھی۔

جہاز "تلاش دوم" عنقریب لندن کی گودی سے روانہ ہونے والا ہے۔ لیکن یہ لنکا کا رخ کرنے سے پہلے گہرے سمندر میں کام کرنے والی مشینوں کی آزمائش کرے گا۔ اور آئرلینڈ کے جنوب میں میرین بیالوجیکل ایسوسی ایشن کے لئے کچھ "تلاش و تجسس" کا کام انجام دے گا۔ کولمبو جانے کے بعد جہاز جنوب کی طرف روانہ ہو جائے گا۔ اور گہرے سمندر کی حرارت اور نمونے حاصل کرنے کے لئے وقفوں سے ٹھیرے گا۔ نمونوں کی نسل کیمیاوی اجزا کی تحقیقات کی جائے گی۔ اس کے بعد یہ جہاز آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ اور انٹارکٹک کے درمیانی حصوں میں اس کام کو جاری رکھے گا (اسٹار)

پونٹنگ کی یوریشین سلطانہ کی ملکہ جولیانا سے درخواست

لندن ۱۴ اپریل - پونٹنگ مغربی بورنیو کی یوریشین سلطانہ نے ہالینڈ کی ملکہ جولیانہ سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ان کے شوہر حامد دوم کو رہائی دلا دیں۔ سلطان اس وقت انڈونیشیا میں زیر حراست ہیں۔ اور ان پر ویسٹرلنگ کی بغاوت میں قائد ہونے کا الزام ہے۔ (استار)

عراق میں پٹرول کی برآمدگی

بغداد ۱۴ اپریل۔ شمالی عراق میں پٹرول نکالنے کے لئے حکومت عراق نے کچھ ماہرین ارضی کی خدمات حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (اسٹار)

کشمیر میں ثالث کے عملہ میں امریکیوں کی بھرتی کی جائیگی

لندن ۱۴ اپریل۔ سر اوین ڈکسن کے بحیثیت ثالث کشمیر کے تقرر پر پاکستان اور ہند میں جو سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس پر لندن کے سیاسی حلقوں نے بہت اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ مسٹر ڈکسن کشمیر میں فوجیں توڑ دینے کا پانچ ماہ کا پروگرام پورا کریں گے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ یہ اس گفت وشنید میں جو قصہ کشمیر میں ایک خطرناک امر تھا۔ ایک نئے اور زیادہ پرامید دور کا نقیب ہے۔ ثالث کی نامزدگی پر مجلس تحفظ کو جو کامیابی ہوئی ہے۔ اسکی بڑی حد تک وجہ مسٹر لیاقت علی خاں کا دہلی جانے کا فیصلہ اور وہ معاملہ فہمی اور سیاست دانی ہے۔ جس کا اظہار انہوں نے وہاں پنڈت نہرو اور سردار پٹیل سے گفت وشنید کرنے میں کیا ہے۔ یہ معلوم ہے۔ کہ پاکستان اس بات کو ترجیح دیتا۔ کہ ثالث کی اس اہم جگہ پر کسی سپاہی کا تقرر ہوتا۔ اور یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مجلس تحفظ بڑی تعداد میں فوجی افراد مہیا کر کے پاکستان کی اس خواہش کو پورا کرے گی۔ اس امر کی بہت زیادہ توقع ہے۔ کہ مجلس تحفظ امریکہ سے درخواست کرے گی۔ کہ وہ اس مقصد کے لئے عملہ مہیا کرے۔ (اسٹار)

ویٹ من نے پھر سے چھاپہ مار طرز جنگ شروع کر دیا

لنڈن ۱۴ اپریل۔ منظم حملے کے ٹوٹ جانے سے ویٹ من نے پھر سے چھاپہ مار طرز جنگ شروع کر دیا ہے۔ واضح ہو کہ چینی جس پر منظم حملہ شروع ہوا تھا۔ فرانسیسی فوجوں نے طیاروں کی مدد سے ویٹ من کے بڑے بڑے اڈوں کو توڑ دیا ہے۔ اور پیرس کی اطلاعات کے مطابق ویٹ من کو بڑا جانی نقصان پہنچایا ہے۔ یہ فوجیں اب گھنے جنگلوں میں آہستہ آہستہ کارروائی کر رہی ہیں۔ دشمن کی چھاپہ مار سرگرمیوں کے شروع ہو جانے سے فرانسیسیوں کے سامنے ایسی دشواریاں پیدا ہو گئی ہیں۔ جو ملایا میں درپیش ہیں جنگلات کا علاقہ ایسا ہے۔ کہ ویٹ من کے حملہ آوروں کے موافق ہے۔ جو حملہ کر کے بھاگ جاتے ہیں۔ باوجودیکہ فرانسیسیوں نے اسلحہ اور رسد کے ذخیروں پر کامیاب حملے کئے ہیں۔ لیکن ویٹ من کو اہم ذخیرے ملتے رہتے ہیں۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ فرانس کے سامنے مسلح فوجوں کی اتنی کمی نہیں ہے۔ جتنی کہ رسد اور سامان کی ہے (اسٹار)

روس بالٹک کے ساحل پر ایک بحری قلعہ بنا رہا ہے

لنڈن ۱۴ اپریل۔ بحیرہ بالٹک پر امریکی بمبار طیارے کی طرف سے امیدیں ختم ہوتی جا رہی ہیں۔ اور دنیا اس حادثہ میں امریکہ کی تحقیقات اور روس کے اعلان کہ اس طیارے کا روسی طیاروں سے تصادم ہوا تھا۔ نتائج کا انتظار کر رہی ہے۔ اس دوران اطلاعات ہے کہ روس بحیرۂ بالٹک پر فوجی تیاریاں کر رہا ہے۔ نازک سفارتی صورت حال اور مایوس کن ہو گئی ہے۔

لنڈن کے ایک اخبار نے اطلاع دی ہے۔ کہ کہ روس بالٹک کے ہزاروں میل طویل ساحل کو ایک ناقابل عبور بحری قلعہ بنا رہا ہے۔ جو جنگ کی صورت میں روس کے شمالی حصے کی حفاظت کرے گا۔ اس کے مقابلے میں ہٹلر کی دیوار (ص)

"کالوں اور گوروں کی قطعی علیحدگی ممکن نہیں ہے" ملان

کیپ ٹاؤن ۱۴ مارچ۔ جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ میں ڈاکٹر ملان نے نسلی اور دولت مشترکہ پالیسی کے بارے میں جو بیان دیا ہے۔ اس سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے۔ کہ ہند و پاکستان برصغیر میں آئینی تبدیلیوں سے جو مثال قائم ہو گئی ہے۔ اس سے قوم پرست ناواقف نہیں ہیں۔

جمہوریت کے مقاصد پر فیلڈ مارشل اسمٹس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر ملان نے کہا۔ کہ قوم پرستوں کی ہمیشہ سے یہ پالیسی رہی ہے۔ اب یہ ممکن ہے۔ کہ دولت مشترکہ کے اندر جمہوریت ہو۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ جمہوریت کے معنی علیحدگی نہ ہوں گے۔ البتہ حکومت بغیر عوام کے مشورے کے جمہوریت کا قیام عمل میں لانے کی سعی نہ کرے گی۔ فیلڈ مارشل اسمٹس نے کہا۔ کہ قوم پرست دانشمند کالے باشندوں کی قطعی علیحدگی پر زور دے رہے ہیں۔ جس کے معنی ایک خود مختار "بنٹوستان" کا قیام اور یورپین علاقوں سے کالے مزدوروں کی قطعی علیحدگی ہے۔ ڈاکٹر ملان نے کہا۔ کہ مقامی باشندوں اور یورپینوں کی مکمل علیحدگی "مطمح نظر" ہے۔ لیکن یہ ایسے ملک میں جس کے معاشی ڈھانچے کی بنیاد مقامی باشندوں کی محنت پر قائم ہے۔ قابل عمل نہیں ہے (اسٹار)

ص ا وقیانوس بحری اڈا کا گھر وند معلوم ہو گی اس علاقے میں روس کا آبدوز کشتیوں کا بالٹک میں خاص اڈا شامل ہے جو مسلمل ہی ہے۔ جو پہلے لیتھونیا میں تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں دو سو آبدوز کشتیاں رہتی ہیں سٹیشن میں بحری گودیاں بنا دی گئی ہیں۔ (اسٹار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah